سوال

(255) سفر میں روزے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آنجناب کے علم میں ہے کہ آج کل بحمداللہ اسباب ووسائل سفر بہت آرام دہ ہیں جن کی وجہ سے مسافر کو روزے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی تو کیا مسافر کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے یا روزہ نہ رکھنا افضل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسافر کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے۔ ادلہ شرعیہ سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ مسافر کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے، خصوصا جب کہ روزہ رکھنے میں مشقت بھی ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(ليس من البر الصوم في السفر) (صحيح البخاري' الصوم' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لمن ظلل عليه الخ' ح: 1946)

''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔''

نیز آپ نے فرمایا:

(ان الله يحب ان توتى رخصه كما يكره ان توتى معصيته) (مسند احمد: 108/2)

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی عطا کردہ رخصتوں کو قبول کر لیا جائے جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اس کی معصیت ونافرمانی کا ارتکاب کیا جائے۔''

اگر روزہ رکھنے میں کوئی تکلیف نہ ہو اور کوئی روزہ رکھ لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں اور اگر تکلیف ہو تو پھر روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے رمضان المبارک کے دوسرے جمعہ کے خطبہ میں خطیب سے سنا کہ اس مزدور کے لیے روزہ چھوڑ دینا جائز ہے جسے کام کی وجہ سے بہت محنت مشقت اٹھانا پڑتی ہو اور اس

کام کے علاوہ وہ کوئی اور کام بھی نہ کر سکتا ہو تو وہ رمضان کے ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا دے دے جس کی قیمت انہوں نے پندرہ درہم بیان کی۔ کیا اس فتویٰ کی کتاب و سنت سے کوئی صحیح دلیل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مزدور کے لیے محض کام کاج کی وجہ سے روزہ چھوڑ دینا جائز نہیں ہے۔ ہاں البتہ اگر اس کام کی وجہ سے اسے بہت ہی زیادہ مسقت اٹھانا پڑتی ہو جس کی وجہ وہ دن کے وقت روزہ افطار کر دینے کے لیے مجبور و مضطر ہو جائے تو وہ اس مشقت کے ازالہ کے لیے روزہ توڑ دے اور پھر غروب آفتاب تک کچھ نہ کھائے پیے اور پھر لوگوں کے ساتھ افطار کرے اور اس دن کے روزہ کی بعد میں قضا دے لے اور آپ نے جو فتویٰ ذکر کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج 2 صفحہ 199

محدث فتویٰ